Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم الاتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	یکم ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۱۳ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۱۳ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۵۵

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ارشادات

"حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اِس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی"۔

(نشانِ آسمانی)

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہو گا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسّر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسّر ہو جائے گا"۔ (آسمانی فیصلہ)

"اِس جلسہ کو معمولی اِنسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اِس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت انفلوئنزا کے اثر کی وجہ سے ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری دُعا

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"درحقیقت تو ہمیں یہ ایک ہی دعا کرنی چاہیئے (باقی سب دعائیں ذیلی ہیں) وہ یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ تُو نے جو بشارتیں اسلام کے آخری غلبہ کی دیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت ہر دل میں پیدا ہو جانے کی، اور توحید کا جھنڈا ہر گھر میں لہرانے کی بشارت دی ہے تُو ایسے سامان پیدا کر کہ ہماری زندگیوں میں یہ بشارتیں پوری ہو جائیں۔ آمین اللّٰھم آمین"۔

دعا کے ساتھ تدبیر بھی ضروری ہے۔ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہمارا فرض ہے۔ ہم نے چندہ کے جو وعدے کئے ہیں انہیں مرحلہ وار پورا کرتے جانا ہر وعدہ کنندہ پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے ایک ریڈیو گرافر کوالیفائیڈ ٹرینڈ کی فوری ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جائے گی خواہش مند احباب اپنی درخواست لے کر خاکسار کو ہسپتال میں فوری ملیں۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳؍نبوت ۱۳۵۶ ہش
۱۳؍نومبر ۱۹۷۷ء

حقیقی ترقی اور کامیابی کا اصل ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نور قرار دیا ہے اور دنیا میں مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور فلاح کو اس نور کی پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو نور قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِى بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

(المائدہ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا ہے (اور) جو کچھ تم کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے وہ اس میں سے بہت (سا حصہ) تم سے بیان کرتا ہے اور بہت سے قصوروں کو بھی معاف کرتا ہے (ہاں) تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے۔ اللہ اس کے ذریعہ سے ان (لوگوں) کو جو اس کی رضا (کی راہ) پر چلتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے جاتا ہے اور سیدھے راستہ کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ قرآن مجید کو بہت روشن نور قرار دیا ہے اور سیدھے راستہ کو اس نور کی پیروی کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ۝

(النساء آیت ۱۷۵، ۱۷۶)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (نہایت) روشن نور اتارا ہے پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور (انہوں نے) اس کے ذریعہ سے (اپنا) بچاؤ کیا ہے انہیں وہ ضرور اپنی ایک بڑی رحمت اور بڑے فضل میں داخل کریگا اور انہیں اپنی طرف آنیوالی ایک سیدھی راہ دکھائیگا۔

قرآن مجید کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں ظلمت سے نور میں آنے، سیدھی راہ پر گامزن ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا وارث قرار پانے کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی (جو قرآن پر ایمان لے آئے ہیں) تمام تر کامیابی اور فلاح کو قرآن کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ وہ اگر دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں تو صرف اور صرف قرآن مجید کو اپنا راہنما بنانے اور اس کی کامل پیروی اور اتباع اختیار کرنے کے نتیجہ میں ہی کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے لئے بجز قرآن مجید کے ترقی کا کوئی اور ذریعہ ہے ہی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع کی نہایت واضح الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:-

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِىَّ ٱلْأُمِّىَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝

(الاعراف آیت ۱۵۸)

ترجمہ:- وہ لوگ جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو ان پر لدے ہوئے تھے) اور طوق جو ان کے گلوں میں پڑے ہوئے تھے وہ ان سے دُور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اُس نور کے پیچھے چل پڑے جو اُس کے ساتھ اُتارا گیا تھا وہی لوگ (کامیاب و) بامراد ہوں گے۔

ان آیات سے یہ امر پورے طور پر واضح ہے کہ مسلمانوں کی تمام تر فلاح اور ترقی کا راز قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع میں مضمر ہے۔ اُس کی قائم کردہ حدود کو توڑ کر اور کسی اور نظام یا طریق کو اپنا کر یعنی دوسری قوموں کی نقل اور پیروی کر کے وہ کبھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ وہ حقیقت ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں بڑی تحدّی اور شدّ و مدّ کے ساتھ پیش کیا ہے اور اِس لئے پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں جبکہ مسلمان بالعموم قرآن مجید کی تعلیم سے عملاً دُور ہوتے جا رہے ہیں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہی احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے کیا ہے۔ ہم حضور علیہ السلام کی ایسی پُراثر تحریرات جن میں حضور نے قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے گاہے گاہے اِن کالموں میں شائع کرتے رہے ہیں۔ ایسی ہی ایک بصیرت افروز تحریر ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اتباعِ قرآن کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جا رہے ہیں اُسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جا رہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت، زراعت اور (دیگر) ذرائع معاش سے جو حلال ہوں منع نہیں کیا مگر ہاں اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے بلکہ اس کو بطور خادمِ دین رکھنا چاہیئے۔ زکوٰۃ سے بھی یہی منشاء ہے کہ وہ مال خادمِ دین ہو۔

خوب یاد رکھو کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے۔ جب تک قوم اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اُٹھاتی اور اپنے دلوں کو پاک و صاف نہیں کرتی کبھی ممکن نہیں کہ یہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے، یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے .... جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری و معنوی سے باز رہے گا بلکہ دعاؤں میں لگا رہے گا تب ترقی ہوگی۔

یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہیں میں ان کی آوازوں کو سُن کر حیران ہوا کرتا ہوں کہ شاید ان کو مرنا ہی بھُولا ہوا ہے اور ناپائیدار زندگی کو اُنہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے کہ حدِ مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے یہاں تک کہ زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتلا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالیٰ کو رضامند کرو، دعاؤں میں لگے رہو اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو۔ پھر منع نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے اُس سے کام لو۔ زراعت یا ملازمت یا تجارت کرو مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اسی سے لگا لو۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اُداس رکھو اور اسے ایک ابتلاء سمجھو اور دعا کرتے رہو کہ خدا تعالیٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یادِ الٰہی کے لئے میسر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے اُس کا اختیار ہے، ہنسی کرے تو اس کا اختیار ہے مگر حق یہی ہے (جو ابھی میں نے بیان کیا)۔

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ہمیں تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہیں۔ مگر جن میں تقویٰ ہو اور موت کو یاد رکھتے ہوں وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟"

(الحکم ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹ تا ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا تیرھواں جلسہ سالانہ

متعدد غیر مسلم اکابر کی شرکت، ریڈیو اور اخبارات میں تذکرہ

مرتبہ: مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن

(۴)

حاضرین:

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۰۰ کے قریب مرد اور ۶۵۰ کے قریب مستورات نے جلسہ میں شرکت کی۔ مستورات کے لئے ایک علیحدہ بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا۔ سوائے چند چیدہ تقاریر کے جو مردوں کے جلسہ گاہ سے انہیں سنائی گئیں۔ باقی تمام پروگرام مستورات کا اپنا تھا۔ مختلف موضوعات پر مقررات نے تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ ان کے ہاں کتابوں کی نمائش کا بھی انتظام تھا اور کتب کی فروخت کا بھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے کسی رنگ میں بھی جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے میں مدد کی احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین!

کھانا اور نمازیں:

جلسہ سالانہ کے دوران دونوں دن ناشتہ اور کھانے کا انتظام تھا جو مشن ہذا کی طرف سے تھا۔ بیرون لندن سے تشریف لانے والے مہمانوں کا انتظام مختلف دوستوں کے ہاں کیا گیا تھا جسے دوستوں نے بڑے خندہ پیشانی سے قبول کیا اور ہر طرح سے مہمانوں کو آرام پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کے بعد سب دوستوں کو کھانا جلسہ گاہ میں دیا گیا۔ یہ بھی عجیب نظارہ تھا۔ سب دوست قطاروں میں کھڑے باری باری کھانا حاصل کرتے اور گھاس پر ارد گرد بڑی ترتیب سے کھانا کھاتے نظر آتے تھے۔ جدھر دیکھیں لوگ ہی لوگ تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر خدا کی حمد میں خود بخود لب کھلتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دل کی دعائیں نکلتی تھیں جن کی بدولت ہم سب بھائی اکٹھے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو بڑی محبت سے ملتے تھے۔ مستورات کے لئے کھانا ان کے شامیانے کی طرف بھجوایا گیا تھا۔ تقسیم کا انتظام خود مستورات نے کیا تھا۔

کھانے کا انتظام مکرم خالد اختر احمد صاحب کے ذمہ تھا۔

کھانے سے فراغت کے بعد سب دوست صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں۔ محترم امام صاحب کے ارشاد پر نمازیں خاکسار نے پڑھائیں اور بعد میں خاکسار نے ایک نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ اور اس کے بعد سب مرد اور مستورات اپنے اپنے شامیانوں میں تشریف لے گئے۔ اور ہمارے تیرھویں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم آدم چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھی اور اس کے بعد برادرم مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے "نظام وصیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور فرمایا کہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو وصیت کا نظام قائم ہوا۔ اس کا مقصد جماعت کے افراد کی روحانی پاکیزگی اور مالی پاکیزگی کے حصول کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اس کی اشاعت اسلام کا کام تیز تر ہو۔ وہ جو نظام وصیت میں شامل ہیں ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے کا فیصلہ خدائی فیصلہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خود بتایا۔

اس کے بعد سید منصور شاہ صاحب نے کتاب الوصیت کا خلاصہ بیان کیا۔ نظام وصیت میں شرکت کی شرائط بیان کیں اور احباب کو زیادہ سے زیادہ شامل نظام ہونے کی تحریک کی۔

بعد ازاں محترم امام صاحب نے سال گزشتہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی اور سب سے پہلے ان افراد کے لئے دعا کی تحریک کی جنہوں نے جلسہ کو منعقد کرانے اور کامیاب بنانے میں جسمانی، مالی یا کسی اور لحاظ سے تعاون کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

سال ۱۹۷۶ء کی سرگرمیوں کو بیان کرتے ہوئے خاص پروگراموں کا تذکرہ کیا اور جماعت کے افراد نے جس جانفشانی اور محنت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر اپنے آقا کی خدمت بجا لانے میں انہماک سے کام کیا وہ سب تفصیل سے بیان کیا۔ اور اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ گوٹن برگ کی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے خدائے عزوجل کا شکرانہ ادا کیا کہ اس نے محض اپنے خاص فضل سے جماعت احمدیہ انگلستان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے اسے مسجد کا تمام خرچ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو اندازاً ۳۸ ہزار پونڈ کے قریب تھا۔ اس مقام پر مکرم امام صاحب نے ایک نہایت مخلص اور جانثار بزرگ جناب سید اقبال شاہ صاحب (خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے) کی وفات کا ذکر کیا جو اسی سال ۱۹۷۶ء میں ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے تھے۔ مکرم سید اقبال شاہ صاحب ایک عرصہ تک سیکرٹری مال کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کی مختصر تفصیل کے ساتھ آپ نے مشن کی سرگرمیوں میں ہر لحاظ سے مدد و معاون ہونے والے بزرگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی جن میں مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، مکرم انیس الرحمٰن صاحب بنگالی، مکرم امین اللہ خان صاحب سالک اور دیگر بزرگان و احباب کا ذکر تھا۔

شعبہ مال میں آنے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے نئے طریق کار محصلین، رجسٹروں کی تکمیل، حساب کتاب کی جانچ پڑتال، ترسیل رپورٹ اور آڈیٹر کے کاموں کا مختصر خاکہ پیش کیا۔

شعبہ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا کہ اس سال ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ خاص طور پر اسلام کو عوام تک پہنچانے کی کوشش کی۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۷۶ء کو B.B.C. ریڈیو سے "اسلام اور اس کا تاریخی پس منظر" کے نام سے تقریر۔ Inquest پروگرام امام صاحب کے ساتھ انٹرویو، یوم خاتم النبیین کی رپورٹ کے علاوہ دو اور مواقع پر امام صاحب کے ساتھ ریڈیو سے انٹرویو نشر کئے گئے (ان سب امور کا ذکر انشاء اللہ علیحدہ رپورٹ میں کیا جائے گا)

ٹی وی کے پروگراموں میں پروگرام "GUIDELINES" جو کہ ایک مذہبی پروگرام ہے دکھایا گیا جس میں پانچ مذاہب کے نمائندوں نے گفتگو میں حصہ لیا۔ اسلامی نقطۂ نگاہ کو پیش کرنے کے لئے مکرم امام صاحب نے نہایت محنت سے تیاری کر کے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ اسی طرح B.B.C. سکاٹ لینڈ سے بھی "اسلام آج کی دنیا میں" کے عنوان سے پروگرام پیش کیا۔ اسکولوں، کالجوں، کلبوں اور دیگر مقامات پر اسلام کے عنوان پر ۶۵ تقاریر و لیکچر دیئے گئے۔ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا ترجمہ چھپوایا گیا۔ اور مسلم ہیرلڈ کے پروگرام کو آگے بڑھایا گیا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ایک کمپنی نے مسلم ہیرلڈ کو مائیکرو فلم میں تبدیل کر کے محفوظ کیا ہے۔

تربیت کے کاموں میں باقاعدہ اجلاس کے علاوہ مختلف مواقع پر خاص "یوم" منائے گئے جن میں یوم مصلح موعود، یوم خلافت، یوم مسیح موعود، یوم خاتم النبیین وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ "GOD EXISTS" کے عنوان سے ایک مذاکرہ بھی اس سال ہوا جو بہت کامیاب رہا۔

بیعت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس عرصہ میں ۱۸ نئے افراد آغوش احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ نے اخبار احمدیہ، سنڈے سکول، خدام الاحمدیہ کی کارگزاری۔ سالانہ تقریری مقابلہ اور ورزشی کھیلوں کی کمیٹی کے قیام کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے حروف تہجی کے لحاظ سے برطانیہ میں قائم جماعتوں کا مختصر ذکر کیا اور ان کی سرگرمیوں کو سراہا جن میں لندن کے علاوہ بڑی جماعتیں مثلاً برمنگھم، مانچسٹر، گلاسگو، بریڈ فورڈ، نوٹنگھم کا ذکر تھا۔ آپ نے ان کی تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا۔

جماعت تبلیغ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے امام صاحب نے جماعت کے سامنے ایک طویل پروگرام پیش کیا اور دعوت دی کہ احباب اس بارہ میں اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر وہ مجوزہ کانفرنس ہے جو انشاء اللہ العزیز ۱۹۷۸ء کے دوران منعقد کرانے کا پروگرام ہے جس کا عنوان ہوگا "یسوع مسیح اور اس کی صلیب سے رہائی"۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین! اس موقع پر آپ نے امید ظاہر کی کہ حضور بھی انشاء اللہ العزیز اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔

علاوہ ازیں آپ نے متعدد اور پروگرام بھی تجویز فرمائے اور ان کو جماعت کے سامنے برائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجویز پیش کیا تاکہ جلد اس کو عملی جامہ پہنایا جاوے۔

آپ نے آخر میں تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی۔

علم انعامی:

امسال دوران سال کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی جماعت کو عَلَمِ انعامی دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ دوران سال کارگزاری کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ علمِ انعامی جماعت احمدیہ لندن کو دیا جائے۔ چنانچہ محترم امام صاحب نے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے علم انعامی مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی جنرل سیکرٹری مجلس عاملہ لندن کو عنایت فرما دیں چنانچہ آپ نے علم انعامی مکرم بنگوی صاحب کو عنایت فرمایا۔ جیسے ہی بارکی جماعت کے ممبران نے دوران کارروائی تقاضے رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ جماعت احمدیہ لندن کے لئے یہ اعزاز مبارک ہو اور تمام جماعتوں میں مزید بیداری پیدا ہو۔ آمین!

اختتامی خطاب:

محترم امام صاحب کی پیش کردہ سالانہ رپورٹ کے بعد اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تھا۔ آپ نے سورۃ لقمان کی چند آیات کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد ان میں بیان کردہ تربیت اولاد کے دس اہم نکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہمیں اپنی اولاد کی اصلاح و تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیز اگر ہم خود ابھی سے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو ہماری اولاد کی اصلاح ناممکن ہو جائے گی۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ سورۃ لقمان میں بیان کردہ تربیت اولاد کے دس اصولوں کو خاص طور پر مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کے مطابق اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت و اصلاح کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں اپنی اور پھر اپنی اولاد کی بھی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

دعا:

بالآخر محترم امام صاحب نے سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہمارا تیرھواں جلسہ سالانہ نہایت خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک!

آخر میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ہم سب مبلغین اور تمام افراد جماعت احمدیہ برطانیہ کیلئے خصوصی دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے
چار بزرگ اساتذہ کی رحلت

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

محترم مولانا ارجمند خان صاحب مرحوم

اسی سال کی دوسری سہ ماہی کے شروع میں ہمارے دوسرے محترم و شفیق استاذ محترم مولانا ارجمند خان صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ پٹھان تھے۔ فقہ اور عربی ادب پر آپ کو کافی عبور تھا۔ ہم نے جامعہ احمدیہ میں آپ سے بدایۃ المجتہد اور الکامل للمبرد پڑھی۔ آپ پہلے جامعہ احمدیہ کے پروفیسر تھے پھر کچھ عرصہ کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں چلے گئے اور بعد ازاں پھر جامعہ احمدیہ میں آ گئے۔ آپ کی طبیعت میں کچھ پٹھانوں والی گرمی تھی جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا لیکن یہ درشتی دیرپا نہ ہوتی بلکہ جلد ہی آپ نرمی کو اختیار کر لیتے تھے۔ بیرون ملک سے واپسی پر خاکسار ان سے ایک دفعہ لاہور میں اور ایک دفعہ ربوہ میں ملا آپ بڑی محبت اور شفقت سے ملے اور احوال پوچھے لاہور میں آپ تعلیم الاسلام کالج میں دینیات کے استاد تھے آپ نہ صرف خود مجھ سے ملے بلکہ اپنے بڑے بچے عزیزم لطف الرحمان (جس کو ہم ہوسٹل جامعہ احمدیہ قادیان میں ننّو کہہ کر بلایا کرتے تھے) کو بلوا کر مجھ سے ملایا۔

محترم مولانا ارجمند خان صاحب مرحوم ہوسٹل جامعہ قادیان کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور مجھے ہوسٹل کا کاپی کیپر ہونے کے باعث آپ سے ہوا سابقہ پڑتا رہتا تھا جب کبھی میں نے آپ کو اپنے لئے کوئی چیز اپنے گھر والوں سے پکوا کر بھیجنے کی خواہش کی آپ نے وہ چیز پکوا دی۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بعض بچیوں کو عربی پڑھانے کے لئے آپ کو ٹیوٹر مقرر کر رکھا تھا۔

آپ ایک عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہوسٹل کے ٹیوٹر بھی رہے اور بعد ازاں ریٹائر ہو کر پشاور چلے گئے اور وہاں کئی سال مقیم رہنے کے بعد کوئی تین سال پیشتر اپنے بڑے بیٹے عزیزم لطف الرحمان سلمہ کے پاس کینیڈا تشریف لے گئے جہاں آپ وفات سے پہلے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے اور wheel chair پہ ادھر ادھر جاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جب گزشتہ سال کینیڈا کے دورہ پر تشریف لے گئے تو حضرت خان صاحب مرحوم حضور کو wheel chair پر ہی ملے اور حضور کو دیکھ کر فرط محبت و عقیدت سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

الغرض سالہا سال تک خدمت دین کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ نے اسی سال اپنے بچے کے پاس کینیڈا میں ہی وفات پائی اور وہیں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولانا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کو جماعت کا ہر خاص و عام اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ جماعت کے مانے ہوئے اور جید عالم دین تھے۔ آپ نے سالہا سال تک بلاد عرب اور متحدہ ہندوستان میں میدان تبلیغ میں کام کیا۔ آپ نے سینکڑوں مناظرے ہندوؤں عیسائیوں اور دیگر مذاہب والوں کے ساتھ کئے قادیان اور ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ پر ہر سال آپ کی تقریر ہوا کرتی جس کی روانی قابل دید و شنید تھی۔

ہم نے آپ سے قادیان کے جامعہ احمدیہ میں منطق پڑھی بعد ازاں جب ہمارے موجودہ امام جامعہ احمدیہ سے منتقل ہو کر قادیان کے پہلے تعلیم الاسلام کالج کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے تو حضرت مولوی صاحب مرحوم جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور سالہا سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ احمد نگر میں جامعہ احمدیہ کے اور پھر ربوہ میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل رہے۔

بلاد عربیہ میں قیام کے دوران آپ نے کبابیر کی جماعت احمدیہ کے سنٹر سے ایک کامیاب تبلیغی مہم کا آغاز کیا اور آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے متعدد عرب خاندانوں کو جماعت میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔ اسی زمانہ میں آپ نے "البشارۃ الاسلامیہ" کے نام سے متعدد ٹریکٹ اور رسالے عربی زبان میں لکھے جن کی عربی نہایت سلیس اور شگفتہ ہے یہ رسالے غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کے ردّ میں لکھے گئے ہیں اور ان کا مواد نہایت وقیع اور تحقیقی ہے۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک نہایت ہی ممتاز صحافی۔ ادیب، قلمکار اور مصنف تھے آپ نے اردو اور عربی میں متعدد تصانیف اپنی یادگار کے طور پر چھوڑیں جن میں "تفہیمات ربانیہ" نہایت ہی قابل قدر اور بلند پایہ دینی تصنیف ہے۔ یہ نہایت محنت اور عرق ریزی سے لکھی گئی ہے۔ اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم رسالہ الفرقان کے بانی اور ایڈیٹر تھے اور اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود آپ نے اسے پورے پچیس سال تک اپنی ذاتی کاوش اور محنت سے جاری رکھا افسوس کہ حضرت مولوی صاحب کی وفات کے ساتھ ہی یہ رسالہ بھی بند ہو گیا ہے اور جماعت اپنی نوعیت کے اس واحد رسالہ سے محروم ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد جب اپنی اہلیہ سمیت تعزیت کے لئے آپ کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ مختلف عربوں کے کم و بیش ۱۰۰ رسالے آپ کی بیٹھک میں ایک دیوار کے ساتھ لگے رہتے تھے اور میں حیران رہ گیا کہ آپ کی زندگی کس قدر مصروفیت سے گزرتی تھی کیونکہ ان میں سے اکثر کے اعتراضات کا جواب آپ ہر ماہ رسالہ الفرقان میں شذرات کے کالم میں دیا کرتے تھے۔

آپ کو قرآن مجید سے بہت عشق تھا اور آپ نے رسالہ الفرقان کے سرورق اور اپنی بیٹھک کی زینت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو بنا رکھا تھا ؎

"اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند"

اور اغلباً یہی وجہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت اصلاح وارشاد میں تعلیم القرآن کا ایک الگ شعبہ مقرر کر کے اس میں حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد لگا رکھا تھا۔ اسی نظارت کے ماتحت ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں ربوہ میں ایک تعلیم القرآن کلاس تقریباً ایک ماہ تک لگا کرتی تھی جس میں جماعت کے سینکڑوں بچے اور بچیاں قرآن کریم باترجمہ اور دیگر دینی امور سیکھتے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۳۰۷۰

میں صفی اللہ باجوہ ولد کموڈور رحمت اللہ صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ حال لندن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

بلڈنگ ۳۰۳۹/۳ کراچی اس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت ۷۰،۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زرعی اراضی ۵ ایکڑ چک 55-2L ضلع ساہیوال مالیتی اندازاً ۶۰،۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ صفی اللہ باجوہ لندن

گواہ شد۔ محمد سعید وصیت ۱۰۲۷۵ لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد۔ محمد صالح لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۷

میں امۃ الحکیم تنویر بنت حکیم بشیر احمد صاحب قوم گل پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحکیم تنویر دار الیمن غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ حکیم بشیر احمد وصیت ۱۳۳۲۸ ربوہ والد موصیہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل اسلم وصیت ۷۴۲۶ صدر محلہ دار الیمن۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۸

میں قدسیہ نعیم بنت نعیم احمد صاحب ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۳ ماشہ ۱/۲ ۲ رتی مالیتی ۱۵۰/- روپے

گھڑی مالیتی ۱۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قدسیہ نعیم C/O نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ۔

گواہ شد۔ نعیم احمد ظفر ربوہ والد موصیہ۔

گواہ شد۔ لئیق احمد طاہر وصیت ۲۱۵۷۳ دار الرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۰۹

میں امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری امیر محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد ۱۰۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم ۱/۲ باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد۔ رانا عبد الغفور خاں وصیت ۲۲۴۸۰۔

گواہ شد۔ محمد اعظم سیکرٹری مال باب الابواب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۰

میں نصیر احمد شاہد ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

سائیکل مالیتی ۲۰۰/- روپے

ٹائم پیس مالیتی ۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد شاہد پیر کوٹ ثانی ڈاکخانہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ فضل احمد ولد استاد محمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔

بزرگ اساتذہ (بقیہ صفحہ ۴)

اور چند سالوں میں پورے قرآن کریم کا ترجمہ اس کلاس کے بچوں کو سکھا دیا جاتا۔ جس کے بعد اُن کو ایک سند دی جاتی۔

اپنی عمر کے آخری دو سالوں میں آپ نے نعت نبوی کے ایک مشاعرہ کی داغ بیل بھی ڈالی جس میں جماعت کے نامور شعراء حصہ لیتے اور حضرت سرور کائنات ﷺ کے حضور اپنے اشعار میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم اس لحاظ سے بہت خوش قسمت تھے کہ آپ اپنی وفات سے قبل اپنے بچوں کے سب فرائض سے فارغ ہو چکے تھے۔ آپ کے سب بچے ماشاء اللہ نہایت دیندار اور دینی کاموں میں رغبت رکھنے والے ہیں اور سوائے ایک کے باقی سب بچے دینی خدمات پر مامور ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ میرے علم کے مطابق آپ کی کم از کم دو بچیاں واقفین زندگی سے بیاہی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ وہ مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آپ کے سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ جیسی قربانیوں اور خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محمد افضال صاحب اظہر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی راولپنڈی کے والدین عرصہ سے بیمار ہیں۔

(منور احمد خورشید مربی سلسلہ کھاریاں)

۲۔ میرے شوہر عبد الرشید مبشر صاحب کے پاؤں کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔

(بیگم عبد الرشید مبشر بیت العافیت ماڈل کالونی۔ کراچی نمبر ۲۸)

۳۔ خاکسار کے والد محترم بعارضہ بواسیر و دیگر عوارض بیمار ہیں (محمود رفیق کارکن الفضل ربوہ)

۴۔ مکرم محمود احمد صاحب اختر چک ۹۶ گ ب مریح ضلع فیصل آباد کا بازو اجتماع کے موقع پر کبڈی کھیلتے ہوئے اتر گیا ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۵۔ خاکسار کے جوڑوں میں درد رہتا ہے نیز میری اہلیہ کو دل کی تکلیف ہے۔

(عبد الرحیم یونس۔ کراچی)

احباب کرام ان سب کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید کی وصولی اور ترسیل

سالِ رواں کے صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں لہذا تمام بھائیوں اور بہنوں سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ وقفِ جدید ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی دیگر چندوں کے ساتھ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ مبذول فرمائیں اور جمع شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرما دیں اور تفصیلات دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ قیصرہ پروین کا نکاح منظور احمد صاحب ولد چوہدری ولی محمد صاحب آف ہڈیارہ ضلع لاہور کے ہمراہ دس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔ نکاح کا اعلان مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے ۴ رنومبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ گل گشت کالونی ملتان میں کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

(چوہدری منور احمد یونیق سائیکل ورکس ملتان)

ولادت

مورخہ ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی آنسہ پروین سلمہا اور داماد منیر عمر سلمہٗ ابن محترم مولوی عبد السلام صاحب عمر مرحوم کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ آنسہ پروین حضرت ڈاکٹر عبد الحمید خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ (صحابی) کی پوتی اور حضرت پیر افتخار احمد صاحب مرحوم (صحابی) کی نواسی ہے اور منیر عمر سلمہٗ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی دراز عمر عطا فرمائے، دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر عبد الحمید خان فیض عمر ہومیوپیتھک کلینک
(شارع فاطمہ جناح کوئٹہ)

قابلِ فروخت کوٹھی نما مکان محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

(۱) رقبہ ۱½ کنال۔ پانچ کمرے۔ برآمدہ۔ باورچی خانہ۔ سٹور۔ گیلری۔ نلکہ۔ بجلی۔ صحن دونوں طرف۔ عمارت جدید۔ فرش، چھت پختہ۔ نزد مسجد اقصیٰ اور مسجد راجیکی۔

(۲) پلاٹ برائے فروخت محلہ دار الصدر۔ رقبہ چار کنال چوہدری شاہنواز صاحب اور ملک اختر صاحب کی کوٹھی کے درمیان۔ باموقع اور مناسب قیمت۔

نیز پلاٹ مکانات کی خرید و فروخت اور صحیح مشورہ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آپ کا قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر بالمقابل قومی بچت بنک

انس مارکیٹ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ۱۰ نومبر بروز جمعرات چار بجے شام اپنے مکان محلہ دار الصدر ربوہ میں عارضہ قلب سے تین ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت بکثرت شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے جملہ عزیزوں اور لواحقین سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم بہت ہی نیک، عابد زاہد اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بالخصوص محبت و عقیدت کا غیر معمولی عاشقانہ اور فدائیانہ رنگ کا تعلق رکھتے تھے۔ عمر بھر سلسلہ کی خدمت کو ہر کام پر مقدم رکھا۔ ۱۹۵۴ء میں حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر میڈیکل آفیسر کی سرکاری ملازمت سے قبل از وقت ریٹائر ہو کر ربوہ تشریف لے آئے۔ اس سے قبل سالہا سال تک آنریری طور پر احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کی آخری علالت اور وفات پر بھی بہت مخلصانہ خدمات سر انجام دیں۔ جماعتِ احمدیہ لاہور کے سیکرٹری اصلاح مابین بھی رہے۔ جلسہ سالانہ پر کئی سالوں تک حضور رضی اللہ عنہ سے جماعتوں کی ملاقات پر آپ بڑی باقاعدگی کے ساتھ ڈیوٹی دیتے رہے۔ ربوہ میں رہائش پذیر ہونے کے بعد بلا معاوضہ محض خدمتِ خلق کے طور پر مریضوں کا علاج کرتے رہے اور اکثر اوقات قرآن کریم اور تذکرہ (مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام) زیر مطالعہ رکھتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور بزرگ صحابی حضرت چوہدری محمد الدین صاحب واصل باقی نویس رضی اللہ عنہ (درویش قادیان) جو کہ حضورؑ کے ۳۱۳ اصحاب میں شامل تھے کے بیٹے، محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ کے چھوٹے بھائی اور محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم وکیل القانون و مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب سابق مبلغ امریکہ کے بڑے بھائی تھے۔

مارچ ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے گویا ستتر برس کے قریب عمر پائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے (مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرم چوہدری غلام قادر صاحب کیلی فورنیا امریکہ) اور چار بیٹیاں (محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب علوی کراچی۔ محترمہ نعیمہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب خالد لاہور۔ محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب آف لندن حال ربوہ۔ محترمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری تصحیح

۸ نومبر ۱۹۷۷ء کے الفضل میں صفحہ ۴ پر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے تیرھویں جلسہ سالانہ کی روداد (قسط ۲) شائع ہوئی ہے اس میں صفحہ ۴ کے کالم ۳ میں سطر ۳۲، ۳۳ غلط شائع ہو گئی ہے سطر ۳۲، ۳۳ کی اصل عبارت یوں پڑھی جائے:۔

"ان کی ذمہ داری کا مقام بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں ادارہ غلط عبارت کی اشاعت پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)